یہ ناواقفیت بھی اس کا سبب بنی کہ پہلے نظم آزاد اور پھر نثری نظم میں نئے اصحاب کو سہولت محسوس ہوئی۔ پھر زحافات سے ناواقفیت اور طریق تقطیع اور نظامِ قوافی سے بے تعلقی اس کا سبب بنتی ہے کہ کثرت سے اغلاط صادر ہوتی ہیں اور ہر غلطی کو جدّت یا جدیدیت کی نقاب اوڑھا دی جاتی ہے۔ عروض و اوزان کے متعلق پہلے بھی کتابیں موجود ہیں، مگر عزیز جبران انصاری کی تازہ کتاب رموزِ شاعری وقت کے ساتھ بڑی حد تک ہم آہنگ ہے اور انھوں نے ضروری باتیں بڑی خوبی سے ذہن نشین کرائی ہیں۔ شعری صنعتوں کا تذکرہ بڑا اہم ہے۔

ہمارے شاعر دوست کم سے کم اس کتاب کو ضرور پڑھ لیں۔

سندھ کی صورت حال | از ڈاکٹر اسرار احمد۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی، پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ - حیدر آباد۔

جناب محمد موسیٰ بھٹو کی اسی موضوع پر ایک کتاب کا تعارف ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی یہ تقریر بھی انہیں تشویشناک حالات کی عکاس ہے جو سندھ میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اپنا انداز بیان ہے۔ اس کا مطالعہ ملکی حالات کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ اور یہ حقیقت بھی سامنے آجائے گی کہ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ نے کمیونسٹوں کی سرپرستی میں سرزمینِ سندھ میں بارودی سرنگیں بچھادی ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ زیر بحث سندھ کی انتہائی پُر خطر صورتِ حالات کے متعلق مولینا مودودیؒ نے ۶۶-۱۹۶۵ء کے حکمرانوں کو بعض افراد کے ذریعے مصدقہ تفصیلی رپورٹیں بھجوائی تھیں۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ اُس وقت جس سر چشمہ کو ایک سوئی سے بند کیا جاسکتا تھا، اب اُسے روکنے کے لیے ہاتھیوں کی قطار بھی کافی نہیں ہوگی۔

خطرناک قومی مسائل سے ہماری حکومت کی پریشانِ بے نیازی ہمیں کتنے ہی مصائب کے کوہلوؤں سے گذار چکی ہے۔ کاش کہ اب سندھ کے معاملے کو اربابِ اقتدار نہ صرف سمجھیں